إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

یوم چہار شنبہ
۵ ذوالحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۸ تبوک ۱۳۲۸ ہش | ۲۸ ستمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۲۳

89

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ پاؤں کے درد میں پہلے سے کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب مکرم نواب صاحب کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دولت مشترکہ سے علیحدگی پر زور دینے کی تحریک

(ہمارے اپنے نامہ نگار سے)

لاہور ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے یہ مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ پاکستان کی دولت مشترکہ سے فوری علیحدگی کا اعلان کر دے یہ قرارداد مغربی پنجاب سے تعلق رکھنے والے اراکین اسمبلی کی طرف سے پیش کی جائے گی۔ چنانچہ صوبائی لیگ کے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد اقبال چیمہ نے مغربی پنجاب کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے اس مضمون کی ایک قرارداد تیار کر لیں۔ نیز اس قرارداد میں اس امر کی بھی تحریک کریں کہ "کراؤن" سے تعلق کی بنا پر برطانیہ کو جو تجارتی ترجیحی مراعات حاصل ہیں انہیں بھی اڑا دیا جائے۔

یاد رہے صوبائی لیگ اپنے مشورہ میں پہلے ہی یہ وعدہ کر چکی ہے کہ وہ ان مراعات کو ختم کرنے کیلئے مؤثر قدم اٹھائیگی

کرنسی میں کمی نہ کرنیکا فیصلہ پاکستان کی بین الاقوامی مالی فنڈ اور عالمگیر بنک کی رکنیت پر اثر انداز نہیں ہوگا

واشنگٹن ۲۷ ستمبر۔ آج واشنگٹن کے معتبر اقتصادی اور سیاسی حلقوں میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ پاکستان کے کرنسی کی قیمت کم نہ کرنے کا فیصلہ کرنے کا کوئی اثر اس کی بین الاقوامی مالی فنڈ اور عالمگیر بنک کی رکنیت پر نہیں ہوگا۔ کل پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے جو گورنروں کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی مالی فنڈ کے گورنر سے ملاقات کی اور پاکستان کے کوٹے کے متعلق فیصلہ کیا جو ملک بین الاقوامی مالی فنڈ سے کوٹا حاصل کرتا ہے۔ اسے اپنے سکہ اور سونے کی صورت میں واجب الادا رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانیہ کا کوٹہ ایک ارب تین کروڑ کا اور امریکہ کا کوٹہ ۲ ارب ستر کروڑ ڈالر کا ہے۔ امید ہے وزیر خزانہ پاکستان جمعے کو پاکستان کے لئے روانہ ہو جائینگے۔

ترکی سکے کی قیمت کم نہ ہوگی

استنبول ۲۷ ستمبر۔ ترکی کے وزیر تجارت اور وزیر خزانہ نے اس بات کو نہایت شدومد سے پیش کیا ہے کہ ترکی سکے کی قیمت میں ہرگز کمی نہ کی جائے گی۔ ۱۹۴۶ء میں جب ترکی لیرا کی قیمت گھٹائی گئی تھی۔ تو نتائج بڑے تباہ کن ہوئے تھے۔ گرانی بڑھ گئی تھی۔ اشیاء کی قیمت پانچ سو فی صدی بڑھ گئی تھی۔ اس وقت ترکی پر برطانیہ کے ۳۰ کروڑ ڈالر واجب ہیں۔ اگر ترکی سکے کی قیمت کم نہ کی جائے۔ تو ان کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ لیکن تاجروں کا کہنا ہے کہ یہ تقریباً ناممکن ہوگا کہ ترکی کا مال کم نہ کی ہوئی قیمتوں پر برآمد کیا جائے اور برآمد نہ کرنے کے معانی یہ ہیں کہ درآمد نہ ہوگی۔

اعداد و شمار کی روشنی میں بتایا گیا کہ ۱۹۴۹ء میں ترکی نے حقیقتاً جو مال برآمد کیا اس میں سے ۲۹ فی صدی برطانیہ سے لیا گیا تھا۔ اور ترکی کی کل برآمد کا ۵ فی صدی برطانیہ کو گیا۔ اس لحاظ سے اگر ترکی سکے کی قیمت کم نہ کی گئی تو دوسرے کئی ملکوں سے تجارت کرنا دشوار ہو جائے گا۔ دوسری طرف یہ بھی ہے کہ اگر قیمت گھٹائی گئی تو گرانی بہت بڑھ جائے گی۔ الغرض ترکی سخت تذبذب کے عالم میں ہے۔ حکومت کا حزب مخالف بھی کمی نہ کرنے ہی کے حق میں ہے وہ حکومت کے اس فیصلے کو تحفہ آسمانی سمجھتا ہے اور اب حکومت نے اگر کوئی ایسا اقدام کیا تو وہ طوفان بدتمیزی کھڑا کر دے گا۔ (اسٹار)

سوت کاتنے کی انجمنیں

لاہور ۲۷ ستمبر۔ مغربی پنجاب کے محکمہ کواپریٹو نے صوبہ بھر میں سوت کاتنے والی ۱۲۵۰ انجمنیں قائم کی ہیں۔ جن میں ۲۷ ہزار سے زیادہ ممبر ہیں۔ محکمے کی طرف سے ان انجمنوں میں ۱۲ ہزار چرخے تقسیم کئے گئے تھے۔

(سرکاری اطلاع)

ہمیں اب بھی امید ہے

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے ارکان آج جنیوا کو جاتے ہوئے بمبئی میں رکے۔ بمبئی سے روانگی سے قبل انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہمیں اب بھی امید ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان و ہندوستان میں کوئی اعلیٰ اور معقول سمجھوتہ ہو جائیگا۔ واضح رہے کہ یہ ارکان جنیوا پہنچکر کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کیلئے رپورٹ تیار کریں گے۔

تو پھر یہ پہلو تہی کیوں ہے

سیالکوٹ ۲۷ ستمبر۔ کشمیر میں استصواب کے نگران چوہدری حمید اللہ نے آج ایک بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ استصواب رائے جلد از جلد ہونا چاہیئے کیونکہ جتنی دیر اسکی انجام دہی میں لگے گی۔ اسی قدر اضافہ ان غریب عوام کی مشکلات میں ہوگا۔ جو ڈوگرہ شاہی کے تحت مشقت کر رہے ہیں۔

آپ نے شیخ عبد اللہ کے اس دعوے کی مذمت کرتے ہوئے کہ آزاد کشمیر علاقے میں بھی وہ کافی ووٹ حاصل کر لیں گے کہا کہ اگر شیخ جی کو اپنی ہر دلعزیزی کا اتنا ہی زعم ہے تو وہ اور ان کے آقایان ولی نعمت آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب سے پہلو تہی کیوں اختیار کر رہے ہیں۔

لیاقت گریسی ملاقات

راولپنڈی ۲۷ ستمبر آج پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف مسٹر ڈگلس گریسی اور چیف آف سٹاف سے دیر تک صلاح مشورہ کیا۔ امید ہے کل وزیر اعظم گلگت کے لئے روانہ ہو جائینگے۔

امور خارجہ کیلئے منتخبہ امیدواروں کو اعلیٰ سفارتی تعلیم دلانیکا پروگرام

کراچی ۲۷ ستمبر۔ جنوری ۱۹۴۹ء میں شعبہ امور خارجہ کے لئے امیدواروں کا جو مقابلے کا امتحان ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ۲۰ امیدواروں کے جلد تقرر کی امید ہے۔ حکومت پاکستان نے ان کو بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم دلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ قریباً نصف امیدواروں کو واشنگٹن اور بوسٹن میں بھیجا جائے گا۔ ان دونوں مقاموں کے کالج سفارتی امور کے سلسلے میں اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے اپنا جواب نہیں رکھتے امید کی جاتی ہے کہ چار سیٹیں پاکستان کو واشنگٹن کے کالج میں اور سات بوسٹن کے کالج میں مل جائینگی۔ باقیوں میں سے بعض کو لندن کے اکنامکس سکول میں تربیت دلائی جائے گی۔ اور باقی جو بچیں گے انہیں فرانس کی زبان اور ثقافت کے مطالعے کے لئے فرانس بھیجا جائے گا۔

جب یہ امیدوار اپنی تعلیم پوری کر لیں گے۔ تو انہیں بیرونی ممالک میں بھیجنے سے پیشتر کچھ عرصے کے لئے کراچی کے شعبہ امور خارجہ و تعلقات عامہ میں ٹریننگ دی جائے گی یہ ٹریننگ پاکستان کے دونوں خطوں کے متعلق ہوگی تاکہ وہ اپنے ملک کے سیاسی حالات سے کلیۃً آگاہ ہو جائیں۔ اس کے علاوہ انہیں دیگر وزارتوں کے کام سے بھی آگاہ کرایا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع لائل پور۔ جھنگ اور سرگودھا کی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ضلع لائلپور۔ جھنگ اور سرگودھا تینوں ضلعوں میں تبلیغ کا انتظام نظارت مقامی تبلیغ کے سپرد فرمایا ہے۔ اس کے ناظر جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال مقرر ہوئے ہیں۔ احباب جماعتہائے ضلع لائل پور۔ جھنگ اور سرگودھا کے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے مخصوص حالات سے چونکہ آگاہی رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے قیمتی مشوروں سے ہماری امداد فرمائیں۔

نیز میں اپنے جملہ معاونین کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ پہلے کی طرح وہ اپنی اپنی مالی امداد وجودہ قاعدہ نظارت ہذا کی مد میں ارسال فرمایا کرتے تھے وہ پھر بھجوانا شروع فرمائیں تا ہمارا کام پہلے کی طرح پورے پروگرام کے مطابق شروع ہو جائے۔ ہمارے بجٹ کا بہت سا حصہ چونکہ مشروط بامد ہے اس لئے پہلے کی طرح ہمارے معاونین کو بھی مدد کا ہاتھ ہماری طرف بڑھانا چاہیئے۔ مقامی تبلیغ کے کام کی اہمیت سے دوست آگاہ ہیں اس کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مقامی تبلیغ کے حلقے کے اندر جس قدر جماعتیں ہیں ان کو اپنی ذمہ داری کو پورے طور پر سمجھنا چاہیئے اور ہر ممکن امداد نظارت ہذا کی کرنی چاہیئے۔ تا وہ اس ذمہ داری سے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر ڈالی گئی ہے اس سے سبکدوش ہو جائیں۔

نوٹ:۔ جملہ رقوم بمد مقامی تبلیغ محاسب صاحب ربوہ کی وساطت سے آنی چاہئیں۔ (انچارج مقامی تبلیغ)

سیدہ ام متین سلمہا حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

سیدہ ام متین حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ بخار تیز ہو رہا ہے اس کے ساتھ ہی درد گردہ وکمر شروع ہو گئی ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

عزیزہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے لئے درخواست دعاء

میری لڑکی عزیزہ نصیرہ بیگم سلمہا (بیگم مرزا ظفر احمد) دو ماہ سے حالت حمل میں بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ کمزوری قابل تشویش ہے۔ پانچ روز سے تکلیف ہے احباب بخیریت بچہ کی پیدائش اور عزیزہ کی صحت اور زندگی کے لئے دعاء فرمائیں۔ مرزا عزیز احمد

ہمارا جلسہ سالانہ اور اس کے اخراجات

قادیان ہمارے مقدس مرکز سے آنے کے بعد ربوہ ہمارے پاکستان کے مرکز میں امسال دوسرا جلسہ سالانہ ماہ دسمبر میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

ربوہ جو ایک وادی غیر ذی زرع میں واقعہ ہے میں ہر چیز کا مہیا کرنا اور اس سے متعلق ضروری انتظام کرنا کافی روپیہ چاہتا ہے۔ انتظام اگر ابھی سے شروع نہ ہوں تو بعد میں دقتیں ہونے کا احتمال ہے لیکن چندہ جلسہ سالانہ جس کی شرح صرف ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے کی پوری ادائیگی کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ جلسہ اعلےٰ پیمانہ پر ہو اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا تو آج ہی اپنے ذمہ تمام چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ نظارت بیت المال ربوہ

شیعہ مذہب کی کتب

مجلس خدام الاحمدیہ کو ایسی کتب کی ضرورت ہے جو شیعہ مذہب کے متعلق ہوں خواہ تائید میں ہوں یا تردید میں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کتب کے مہیا کرنے میں مجلس کی مدد فرمائیں۔

مہتمم تبلیغ

پتہ مطلوب ہے

(۱) مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب پسر شیخ فضل کریم صاحب مرحوم ساکن امرتسری اپنے موجودہ پتہ سے نظارت بیت المال کو اطلاع دیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو ذاتی طور پر علم ہو تو وہ مطلع فرمائیں۔ (۲) غلام محمد صاحب ولد میر گل صاحب آف قادیان اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔

نظارت بیت المال ربوہ

سالانہ اجتماع۔ ورزشی مقابلے

۳۰-۳۱-اکتوبر و یکم نومبر ۴۹ء

"ایک اور بات جس کی طرف خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی صحتیں نہایت کمزور ہیں اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ جب میں نوجوانوں کی صحتیں دیکھتا ہوں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے...... اگر نوجوانوں کی صحتوں کی یہی حالت رہی تو یہ خطرے سے خالی نہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ نوجوانوں کی صحت کی طرف جلد توجہ کریں اور ان کے لئے ایسے کام تجویز کریں جو محنت کشی کے ہوں اور جن کے کرنے سے ان کی ورزش ہو اور جسم میں طاقت پیدا ہو۔ مثلاً ہر جماعت میں جتنے پیشہ ور ہیں ان سے کہا جائے کہ وہ خدام کو سائیکل کھولنا اور جوڑنا یا موٹر کی مرمت کا کام یا موٹر ڈرائیونگ سکھا دیں۔ یہ کام ایسے ہیں کہ ان میں انسان کی صحت بھی ترقی کرتی ہے۔ اور انسان ان کو بطور ہابی (Hobby) کے سیکھ سکتا ہے اور اگر اسے شوق ہو تو بہت حد تک ترقی بھی کر سکتا ہے۔"

(سالانہ پروگرام)

مندرجہ بالا اقتباس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تقریر سے لیا گیا ہے جو حضور نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۴۶ء میں فرمائی تھی۔ یہ ساری تقریر ایک کتاب کی صورت میں طبع کرا کر جملہ مجالس کو بھجوا دی گئی ہے۔

خدام الاحمدیہ کا شعبہ ذہانت وصحت جسمانی کوشش کرتا ہے کہ خدام کی صحتیں درست رہیں نہ صرف درست رہیں بلکہ ترقی کریں اور مجالس ماتحت سے بھی یہ توقع رکھتا ہے وہ ان کی طرف توجہ دیں گی۔ اس لئے سالانہ اجتماع کے پروگرام میں ورزشی مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ امسال بھی اجتماع کے موقع پر ورزشی مقابلے ہیں جن کی تفصیلی اطلاع مجالس کو علیحدہ خطوط کے ذریعہ دی جا چکی ہے اب اطلاع عام کے لئے اسے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

اجتماع پر ورزشی مقابلے مختلف نوعیت کے ہوں گے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔ (۱) نظر (فاصلہ کا اندازہ کرنا) اونچی آواز۔ مشاہدہ ومعائنہ۔ سونگھنا۔ حفظ ذہنی۔ پیغام رسانی۔ غصہ دلانا (۲) کلائی پکڑنا نشانہ (بشرط انتظام) اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ ۱۰۰ گز دوڑ۔ ایک میل کی دوڑ۔ تین میل کی سائیکل دوڑ گولہ پھینکنا۔ پہاڑی پر چڑھنا (۳) کبڈی۔ رسہ کشی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ (۴) بعض ایسے مقابلے ہوں گے جن سے معلوم ہو سکے کہ خدام میں ٹیکنیکل لائن کا شوق پیدا کیا گیا ہے یا نہیں یعنی پرزوں کا توڑنا

خدام کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان مقابلوں میں حصہ لیں۔ مختلف مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام پوری تیاری سے شریک ہوں۔ اور اپنے نام اپنی مجلس کی وساطت سے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں جلد تر بھجوا دیں تا کہ اس کے مطابق پروگرام میں وقت رکھا جا سکے۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

میری ہمشیرہ محترمہ نذیرہ بیگم بنت چوہدری دین محمد صاحب مرحوم (زنگل باغبانان متصل قادیان) بعمر ۲۲ سال بروز منگل ۳۰/۹/۴۹ کو وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت شریف سیرت اور پیدائشی احمدی تھیں۔ ان کی بے وقت مفارقت چھوٹی بہنوں اور ضعیف والدہ کے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ احباب سلسلہ مرحومہ کے بلندیٔ درجات اور شکستہ دل پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار بشیر احمد ولد چوہدری دین محمد صاحب مرحوم (زنگل) حال مقیم چک ۲۳/۳ R.B گوپیانوالہ ضلع لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل —— لاہور 95

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۹ء

ایٹم بم

امریکہ اور اس کے ساتھ برطانیہ میں اس انکشاف سے کہ روس میں ایٹم بم کا دھماکہ سنا گیا ہے۔ بہت اضطراب پھیل گیا ہے۔ اس انکشاف سے پہلے کئی بار قیاس آرائیاں ہو چکی تھیں۔ کہ آیا روس ایٹم بم بنانے میں کامیاب ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ قیاس آرائیاں کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ نہیں پائی تھیں۔ اب جس طریق سے اس انکشاف پر شور برپا ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ امریکہ بظاہر اس امر میں یقین کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ روس ایٹم بم بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اسکی اجارہ داری ٹوٹ گئی ہے، اس بارہ میں امریکہ کو اپنی یکتائی پر اتنا ناز تھا۔ کہ اس نے برطانیہ کو بھی پوری پوری رازداری میں لینا گوارا نہ کیا تھا۔ اب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ برطانوی سائنسدانوں کی امداد بھی لے گا۔ اور اپنے ذخیرہ ایٹم بم کو زیادہ سے زیادہ ضخیم اور طاقتور بنانے کی کوشش کرے گا۔

اگر واقعی روس ایٹم بم بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ تو اس کا صاف نتیجہ یہی ہے۔ کہ سرمایہ داری کمیونزم پر جو فوقیت رکھتی تھی۔ وہ ختم ہو چکی ہے۔ اور جس چیز سے خود روس کو ڈرا کر بھٹ ہی دبکا کر رکھا جا سکتا تھا۔ اس کا اثر اب بہت ہلکا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اب وہ بھی بے باک ہو کر اینٹ کا جواب پتھر سے نہ سہی اینٹ سے دینے کے قابل تو ہے۔

اس میں تو کسی کو شبہ نہیں۔ کہ ایٹم بموں کا ذخیرہ امریکہ کے پاس موجود ہے۔ کیونکہ پچھلی جنگ میں دنیا کو اس کا ثبوت مہیا ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد بھی زیادہ طاقتور بموں کی آزمائش امریکہ نے علی الاعلان کی ہے۔ جس کو دھمکی تو سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر خالی دھمکی نہیں کہا جا سکتا۔ پھر روس نے اب تک جو طریقِ کار اختیار کئے رکھا ہے۔ اس سے بھی ہویدا ہوتا ہے۔ کہ اس لحاظ سے وہ امریکہ سے ضرور دبتا تھا۔ مگر اس کا جو طریقِ کار تھا۔ وہ کسی طرح بھی ایٹم بم سے قوت میں کم نہ تھا۔ بلکہ سوچا جائے۔ تو ایک طرح سے ایٹم بم سے بھی زیادہ پر اثر رہا ہے۔

روس کا یہ طریق کار اتنا موثر اور خطرناک ہے۔ کہ باوجودیکہ امریکہ وغیرہ سرمایہ داری جمہوریتوں کو اس کا یقین تھا۔ کہ روس کے پاس ایٹم بم موجود نہیں۔ وہ اس طریقِ کار کی وجہ سے کانٹوں پر لوٹتی چلی آئی ہیں۔ اور آج بھی جبکہ امریکہ نے اس تیقن کے ساتھ روس میں ایٹم بم کے موجود ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس پر اتنا شور اٹھایا ہے۔ بعض لوگوں کا قیاس ہے کہ ممکن ہے یہ شور و غوغا بھی دراصل روس کے طریقِ کار کے خلاف ناکامی کی تلخیوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اور اب اسکو جلد از جلد مادی طاقتوں سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرنے کا اضطراری لمحہ سمجھا گیا ہو۔

دراصل روس کا طریقِ کار وہی ہے۔ جسکی وجہ سے اشتراکیت معرضِ وجود میں آئی ہے۔ اشتراکیت کی پشت پر کیا فلسفہ کام کر رہا ہے۔ اور اسکو عملی لحاظ سے کتنی وقعت دی جا سکتی ہے۔ یہ ایک الگ سوال ہے۔ اشتراکیت کی کامیابی کو اس کے فلسفہ کی صحت و صداقت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس جدولی گورکھ دھندے پر اس فلسفہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ شاید اشتراکیت کے بڑے بڑے رہنماؤں کے دماغ بھی اسکی الجھنوں کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ مگر اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ مغربی سرمایہ دارانہ روح نے جو مفاد پرستی کی انتہا کر دی ہے۔ اور امیر اور غریب کے درمیان جو غیر فطری اور غیر مرئی آہنی دیواریں اٹھا دی ہیں۔ اور دنیا میں امراء کی عیاشیوں کا جو ناقابل رسائی ٹھوس معیار قائم کر دیا ہے۔ وہ غرباء کے سینوں میں بھرے پھوڑے کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور روس کا طریقِ کار ہے اس بھرے پھوڑے کو چھیڑ دینا۔ یعنی اک ذرا چھیڑئیے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

خواہ ہیگل اور مارکس کا فلسفہ کتنا بھی غلط ہو لیکن سرمایہ دارانہ جمہوریتوں نے دنیا کی حالت ایسی بنا دی ہے کہ وہ لوگ جو اسکی وجہ سے مادی نعمتوں سے محروم رہ گئے ہیں۔ اس کے نام پر ایک ایسا عقیدہ تعمیر کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جو کم و بیش مذہبی رنگ اختیار کر گیا ہے۔ سرمایہ داری نے اخلاقی اور مذہبی اقدار کو نظر انداز کر کے خالص عقلیت کا جو دیوتا بنایا تھا۔ اب وہی دیوتا سانپ بن کر اسکو اشتراکیت کی صورت میں ڈسنے کے لئے آمادہ ہے۔ اور سرمایہ داری اس کے ڈنگ سے بچنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ بلکہ چاہتی ہے کہ اس کے سر کو کچل دیا جائے۔ تاکہ یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے مٹ جائے۔ اور اس کی یہ کوشش اسی طرح کی ہے۔ جیسے کہ ہم ایک طرف تو ہیضہ کے جراثیم ہوا میں بکھیرتے چلے جائیں۔ اور دوسری طرف ہیضہ کے قلع و قمع کی تدابیر استعمال کرتے چلے جائیں۔ ظاہر ہے کہ خواہ ہماری تدابیر کتنی بھی پر اثر ہوں۔ جب تک ہیضہ کے جراثیم پیدا کرنا بند نہ ہوگا۔ ہیضہ کی وبا بھی ختم نہیں ہو سکتی۔

ایٹم بم کی ایجاد سے اب سوال یہ نہیں رہا۔ کہ فلاں قوم کو نیچا دکھایا جائے۔ اسکو غلام بنایا جائے۔ بلکہ اب سوال یہ بھی نہیں رہا۔ کہ کسی قوم کو زندہ رکھا جائے یا مٹا دیا جائے۔ تاکہ غالب قوم ہی تمام دنیا کی نعمتوں سے متمتع ہو سکے۔ وہ زمانہ جب ایک قوم دوسری قوم پر چھا جاتی تھی۔ اور دنیا کی سب نعمتوں پر اپنی اجارہ داری قائم کر لینا چاہتی تھی۔ اب گذر چکا ہے۔ یا ابھی نہیں گذرا۔ تو گذرنے ہی والا ہے۔ بلکہ ایٹم بم کی ایجاد سے اب سوال یہ ہو گیا ہے۔ کہ کرۂ ارضی قائم رہے یا نہ رہے۔ اگر یہ سوال اپنی پوری اہمیت کے ساتھ ابھی پیش نہیں ہوا۔ تو جلدی ہونے والا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے سائنسدان اس قسم کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ ان سائنسدانوں میں آئن سٹین جیسی ہستی بھی شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ آئن سٹین کا فتویٰ غلط نہیں ہو سکتا۔

الغرض عقلیت پرستی نے اس کرۂ ارضی کو ایک ایسے اژدہا کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے۔ جس کے دو منہ ہیں اور دونوں منہ ایک دوسرے کو غیر سمجھ کر ایک دوسرے کو نگل جانا چاہتے ہیں۔ جب تک ایٹم بم صرف امریکہ کے پاس تھا۔ تو اژدہا کے صرف ایک ہی منہ سے آتش بار پھنکار کا خطرہ تھا۔ مگر روس کے پاس ایٹم بم کے موجود ہونے کے انکشاف سے دونوں مونہوں سے پھنکار کا خطرہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اگر دونوں مونہوں نے اپنی من مانی کرنا شروع کی تو نتیجہ ظاہر ہے۔

دنیا کے عقلمند بے شک دل سے یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح دنیا بچ جائے۔ سرمایہ دارانہ جمہوریت والے ممالک میں کسی حد تک یہ بھی محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ خالص عقلیت پرستی اور خالص مادہ پرستی نے ہی دنیا کو تباہی کے کنارے پر کھڑا کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ابھی یہ احساس اپنی ابتدائی کمزور حالت سے آگے نہیں بڑھا۔ اور بڑھے بھی کیونکر جب ان کے پاس سوا عقل پرستی کے اور کچھ رہا ہی نہیں۔ کیونکہ قدیم تصور مذہب جو مغربی ممالک میں عیسائیت کے غیر عقلی عقائد نے نشو و نما دیا تھا۔ اس کے سوا دوسرا تصور ابھی ان کے ذہنوں میں صورت پذیر ہی نہیں ہو سکا۔

اس وقت تک مغرب میں جتنی بھی مذہبی تحقیقات ہوئی ہے۔ وہ مذہب کے اسی غلط تصور کے نقطۂ نظر سے ہوئی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ مذہب اور عقل ایک دوسرے کے حریف بن کر رہ گئے ہیں۔ یعنی جہاں عقل ہو گی۔ وہاں عقیدہ نہیں ہو گا۔ اور جہاں عقیدہ ہے۔ وہاں عقل کا کیا کام۔

الغرض اگر مغرب میں موجودہ عقلیت پرستی کے خلاف کچھ رجحانات پائے بھی جاتے ہیں۔ تو وہ نہایت کمزور ہیں۔ اور مادہ پرستی کی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر مذہب کی وجہ سے دنیا بچ سکتی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ ایک ایسے مذہب کو دریافت کیا جائے۔ جو موجودہ انسان کی عقلیت پرستی کے جذبہ کو بھی مطمئن کر سکے۔ محض غیر عقلی عقائد کا مجموعہ آج کل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بعض مہذب ممالک میں مصوری اور دوسرے فنون لطیفہ کے ذریعہ انسان کے جذبات عبودیت کو بہلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن فنون لطیفہ کی رنگینیاں خود بخود اپنے آپ کو آہستہ آہستہ حق کی شعاعوں سے منور کرتی چلی جاتی ہیں۔ اور یقیناً ایک دن دنیا اس معاملہ میں بھی اس نہج پر آ جائے گی۔ جس پر مسلم فنکار چلتے رہے ہیں۔ یعنی فن کے شہ کاروں سے جذبۂ عبودیت حذف ہو جائے گا اور فن محض زندگی کا معین و مددگار بن جائیگا۔

اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مذہب دنیا کی موجودہ مصائب میں واقعی کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ تو ہمیں ایسا مذہب درکار ہے۔ جس میں عقیدہ کی بنیاد ان حقائق پر ہو جن کو عقل جانچ اور تول سکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ عقل کوئی زندگی کی منزل مقصود ہمارے سامنے پیش کرے بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ اگر مذہب کوئی منزل مقصود ہمارے سامنے رکھے تو ہم اس کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ سکیں۔ جو عقیدہ اس طرح بنے گا۔ وہ نہ صرف موجودہ ذہنیت کے لئے قابل قبول ہوگا۔ بلکہ راسخ ترین بھی ہوگا۔ جب ہم اس طرح ایک محکم چٹان پر دنیا کی آئندہ مادی ترقیوں کی بنیاد رکھیں گے۔ تو جو عمارت اس پر تیار ہو گی۔ اسکو سائنس کی عظیم سے عظیم ایجاد بھی متزلزل نہیں کر سکے گی۔

اس وقت سرمایہ دارانہ جمہوریتیں اور کمیونزم دونوں اس غلطی کا شکار ہیں۔ کہ مادہ ہی حقیقت ہے۔ اس سے آگے کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ مادہ بغیر طاقتوں کے اور ان قوانین کے جو ان پر حاوی ہیں۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ جب قوانین کو مانا جائیگا۔ تو ایک واضع قوانین بھی ماننا پڑیگا۔ یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریق مادہ کے ظواہر تک ہی رسائی رکھتے ہیں۔ اور خالص عقلیت کے سہارے پر اس تصادم کو روکنا چاہتے ہیں۔ جو ایٹمی طاقت کی دریافت کے بعد نظر آنے لگا ہے۔

اگر خدا کوئی چیز نہیں ہے۔ روح کوئی چیز نہیں ہے صرف مادہ ہی مادہ ہے۔ تو ہر ایک فریق اپنی اپنی جگہ اس طرح سوچ سکتا ہے۔ "میرے پاس ایٹم بم ہے۔ دوسرا فریق میرے راستہ میں مزاحم ہے۔ بہتر ہے۔ کہ اپنی ایٹمی طاقت سے اس طرح کام لوں۔ کہ دشمن کو خبر بھی نہ ہو۔ اور وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ فرض کرو کہ اس کوشش میں تمام دنیا کے ایٹم پھٹ جاتے ہیں۔ اور کرۂ ارضی نابود ہو جاتا ہے۔ پھر بھی مجھے کوئی نقصان نہیں۔ اگر ساتھ ہی میں بھی مٹ جاؤں گا۔ تو میرا حرج ہی کیا ہے۔ لیکن اگر صرف دشمن مٹ گیا۔ تو مجھے فائدہ ہی فائدہ ہے" آخر محض عقل اس سے زیادہ اور کیا سوچ سکتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ دونوں فریق ابھی خالص عقل کے اس مقام پر پہنچے ہی نہیں۔ جس کا وہ ادعا کرتے ہیں۔ ابھی مذہب کی اخلاقی قدروں کا اثر ان کے رگ و پے میں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دونوں فریق ابھی جرأت نہیں کر رہے۔ لیکن جب خالص عقل بروئے کار آئی۔ جیسا کہ اگر انسانی ذہنیت نہ بدلی۔ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ تو یقیناً دنیا میں ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ جب یہ کہنے والا بھی باقی نہ رہے گا۔ ع

جس روز کا دھڑکا تھا وہ روز آ گیا آخر

خالص عقلیت کا انجام ہمارے سامنے مجسم بن کر آ چکا ہے۔ کیا دنیا اس سے سبق لے گی؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جانور کی قربانی اور اسلام

(مرسلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری)

وَالمسلم من اسلم وجھہٗ للہِ ربِّ العٰلمین

ترجمہ: اور مسلمان وہ ہے۔ جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کے لیے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا

بعض لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ شریعت اسلامیہ نے جانور کی قربانی اس لئے مقرر کی ہے۔ کہ اول تو جانور کو ذبح کرنے اور اس کا گوشت کھانے سے شریر انسانوں کا مقابلہ کرنے کی عادت اور غلبہ پانے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ دوم ذبح کرتے وقت یہ حکم ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو یاد کرے۔ اور ڈرے کہ چند روپے اس جانور پر خرچ کرنے سے جب مجھے یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ اسکی گردن پر چھری رکھ رہا ہوں۔ تو مجھے بھی چاہیئے۔ کہ اپنے نفس کو جو رب العالمین کی ربوبیت کے باعث عدم سے وجود میں آکر ترقی اور زندگی حاصل کر رہا ہے۔ اس رب العالمین کی اطاعت میں جھکا دینا چاہیئے۔ گویا یہ ایک سبق تصویری زبان میں دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ وحی الٰہی عربی میں قربانی کی جو فلاسفی بیان فرمائی ہے۔ اس کا تھوڑا سا اردو ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔ تاکہ وہ اس کو ذہن میں رکھ کر قربانی دیں۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری ۱۰۲ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور۔

اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں جو بقر عید کا دن ہے۔ غور کرو اور سوچو۔ کیونکہ ان قربانیوں میں عقلمندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گایوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانہ اسلام کے ابتداء سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے۔ کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں۔ احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے۔ کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں۔ اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے۔ تو یقیناً ان سے نہریں جاری ہو جائیں۔ اور دریا بہ نکلیں۔ اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں۔ اور اس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں۔ کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو۔ جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو۔ اور اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ یہ قربانیاں خدا تعالےٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لیے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور دیانتداری سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں۔ اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے۔ اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔ اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے۔ جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے۔ جس نے اپنے نفس کو مع اسکی تمام قوتوں اور مع اس کے ان محبوبوں کے جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے۔ اپنے رب کی رضاجوئی کے لیے ذبح کر ڈالا ہے۔ اور خواہش نفسانی کو دفع کیا۔ یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں۔ اور نابود ہو گئیں۔ اور وہ خود بھی گداز ہو گیا۔ اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا۔ اور چھپ گیا۔ اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں۔ اور اس کے وجود کے ذرات کو ان ہوا کے سخت جھونکے اڑا کر لے گئے۔ اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں۔ غور کیا ہوگا۔ اور اس مقام کو تدبر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا۔ اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش ویس کو زیر نظر رکھا ہوگا۔ پس اس پر پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑیگی۔ گویہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے۔ اس بھید کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے۔ وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے۔ جو برے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے۔ اور ایسا حاکم ہے۔ کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اس میں ہے۔ کہ اس برا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے۔ اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے۔ تا نفس غفلت کی موت سے نجات پائے۔ اور یہی اسلام کے معنی ہیں۔ اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے۔ اور مسلمان وہ ہے۔ جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کے لئے خدا تعالےٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو۔ اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اس کو گرا دیا ہو۔ اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو۔ پس حاصل کلام یہ ہے۔ کہ ذبیحہ اور قربانیاں اسلام میں مروج ہیں۔ وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے۔ بطور یاد دہانی ہیں۔ اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے۔ اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ایک ارہاص ہے۔ پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے۔ واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین مراد دے۔ اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے۔ یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرہ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے۔ جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے ادا نہ کرے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے۔ بلکہ چاہیئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجا لاوے۔ اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی روح سے قربانی کی روح کو ادا کرے یہ وہ درجہ ہے۔ جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے۔ اور عارفوں کا مقصود اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے۔ اور جب تو اس مقام تک پہنچ گیا۔ کہ تو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشو و نما تک پہنچ جائے گا۔ اور تیری روح کی گردن تقدیس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی اس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو۔ اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں۔ اور خوشبوئیں ہیں۔ اور تجلیات ہیں۔ تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے۔ کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں۔ اور بعد اس کے زندہ کرتا ہے۔ اور باقی رکھتا اور قریب کرتا اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے۔ جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور رفتہ شدہ ہے۔ تاکہ یہ بندہ حیات ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۸)

شکریہ احباب و برکات ربوہ

میری اہلیہ عرصہ گیارہ ماہ تک بعارضہ بخار بیمار رہیں۔ جس کے لئے اخبار میں دعا کے لئے بھی اعلان ہوتے رہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز و دیگر اکابرین و احباب سلسلہ دعائیں بھی فرماتے رہے۔ آخر کار اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے عجیب حالات میں صحت کاملہ عطا فرمائی۔ واقعہ یوں ہوا۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میری بیوی اس بات پر مصر ہوئیں۔ کہ میں نے جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہونا ہے۔ اس وقت بخار ۱۰۲ تھا۔ اور میں ڈاکٹر ہوتے ہوئے ان کو روکتا رہا۔ مگر انہوں نے اتنا اصرار کیا۔ کہ میں اس بات پر مجبور ہو گیا۔ اور اپنے لڑکے عزیزم غلام مجتبیٰ سے کہا۔ کہ والدہ کو ربوہ میں لے جاؤ۔ اللہ حافظ ہے۔ میری اہلیہ ربوہ میں جہاں مستورات کے قیام کا انتظام تھا۔ تنگ سی جگہ میں زمین پر ہی فراش ہوئیں۔ دوسرے دن جب میں وہاں پہنچا۔ تو بخار ۱۰۲ ہی تھا۔ میں نے علیحدہ ایک خیمہ میں انتظام کر کے سب اہل و عیال کو اکٹھا کر لیا۔ تیسرے روز اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخار اتر گیا۔ اور اس کے بعد آج تک بخار سے نجات ہو گئی۔ اور میری بیوی کی صحت ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے کئی ایک دوست دریافت فرما چکے ہیں۔ سو ان کی اطلاع کے لئے گذارش ہے۔ کہ اب میری بیوی کو اللہ تعالےٰ نے بالکل صحت بخشی ہے۔ اور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سب احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے میری اہلیہ کو اس لمبے بخار سے نجات بخشی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ حالانکہ اس سے پہلے ہوسپٹال پرائیویٹ وارڈ میں رکھ کر ان کا ۹ ماہ تک علاج جاری رہا۔ (خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از لاہور)

ربوہ میں اراضی ریزرو کرانے والوں کے متعلق نہایت ضروری اعلان

بعض احباب نے سکنی اغراض کے لئے ربوہ میں زمین ریزرو کرائی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب اعلانات سابقہ قیمت کا تاریخ ریزولیوشن سے چھ ماہ کے اندر ادا کیا جانا ضروری ہے۔ ورنہ سودا منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور پھر بعد میں مقرر ہونے والے نرخ پر زمین دی جائے گی۔ اس لئے یہ زمین ریزرو کرانے والے دوستوں کے اپنے مفاد میں ہے۔ کہ قیمت تاریخ ریزولیوشن سے چھ ماہ کے اندر اندر ادا کر دیں۔ -/۵۰۰ روپے کنال سے کم نرخ پر زمین خریدنے والوں میں سے بھی بعض دوستوں کے ذمہ بقایا جات ہیں۔ انہیں بھی بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے بقائے فوراً ادا کر دیں۔ اس اعلان کی تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اگر ان کی طرف سے پوری قیمتیں ادا نہ ہوئیں۔ تو ان کے سودے منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۱

اسلام میں شاعری!

(از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کے شعراء محض عشق مجازی کی داستانیں اپنے موزوں کلام میں بیان کرنے کو ہی بہترین شاعری قرار دیتے تھے۔ ان کے نزدیک جو شاعر اپنے کلام میں مبالغہ آمیز الفاظ میں کسی کی مدح سرائی کرتا یا کذب و افتراء میں دیگر شاعروں سے آگے قدم رکھتا تھا۔ وہ امام الشعراء کہلانے کا مستحق ہوتا تھا لیکن طلوع اسلام کے بعد عرب کی شاعری میں اخلاق و تہذیب کے اعتبار سے جو نمایاں تغیر رونما ہوا۔ اس نے صحیح معنوں میں شاعری کو چار چاند لگا دیئے یہ اسی روحانی انقلاب کا اثر تھا۔ کہ جو لوگ کفر و ظلمت کی وادیوں سے نکل کر نور اسلام سے منور ہوئے انہوں نے اپنی شاعری کو ایسے مقدس اور پاکیزہ رنگ میں ڈھال لیا۔ کہ آج عالم اسلام کو بجا طور پر ناز ہے۔ اور جسے اپنے تو اپنے اغیار بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوت قدسیہ کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ عہد نبوی کے بلند پایہ مسلمان شعراء میں سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امتیازی شان حاصل ہے۔ کیونکہ اکثر اوقات جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار مقدس میں حاضر ہوتے۔ تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے ارشاد فرماتے۔ کہ وہ اپنا......... .... کلام سنائیں۔ جب وہ ارشاد نبوی کے مطابق اپنے اشعار سناتے۔ تو ہر سننے والا انسان عش عش کر اٹھتا۔ یہاں تک کہ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از حد خوش ہوتے۔

چنانچہ تاریخ اسلام ہمیں بتلاتی ہے۔ کہ جب کافر شعراء لات و منات وغیرہ بتوں کی تعریف و توصیف اور خدائے واحد اور اس کے مقدس رسول اور دین اسلام کے خلاف زبان دراز کرتے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے کہ وہ کفار کے حملوں کی اپنے اشعار کے ذریعہ مدافعت کریں۔ اس موقعہ پر حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچھایا جاتا جس پر کھڑے ہو کر آپ کفار عرب کی ایسی ہجو کرتے کہ جس سے ان کی ظاہری شان و شوکت خاک میں مل جاتی۔

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی اطلاع ملی کہ کفار کے ایک گروہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نہایت گستاخانہ کلمات استعمال کئے ہیں اس پر غیرت کے مارے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علاوہ دیگر امور کے یہ بھی فرمایا کہ دیکھو! جب میں اہل عرب کو پیغام ہدایت پہنچانے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو عرب کے تمام قبائل نے میری صداقت بھری آواز کو ٹھکرا دیا۔ اور میرے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ ایسے پُرخطر اور نازک ترین ایام میں ابوبکرؓ ہی تھے۔ جنہوں نے مخالفت کی آندھیوں کی ذرا بھر بھی پرواہ نہ کی۔ اور مجھ پر صدق دل سے ایمان لے آئے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کو اپنا رفیق بناتا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ بعد ازاں آپ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے حسان! تم نے جو خدا کے رسول اور حضرت ابوبکرؓ کی شان میں کہا ہے۔ وہ سناؤ اس پر حضرت حسان کھڑے ہوئے اور انہوں نے چند اشعار سنائے۔ جنہیں سن کر آپ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس قسم کے واقعات سے ظاہر ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شاعری کو فی ذاتہٖ برا نہ سمجھتے تھے بلکہ ایسے اشعار کو پسند فرماتے تھے۔ جن میں حقیقت افروز باتیں پائی جائیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول اور دین اسلام کی شان کا اظہار ہوتا تھا۔

چنانچہ مولوی زبیر احمد صاحب ایم۔ اے مولوی فاضل۔ منشی فاضل لیکچرار عربی و فارسی الٰہ آباد یونیورسٹی رقمطراز ہیں:۔

"آپؐ نے مطلق شعر گوئی کو برا نہیں فرمایا۔ یعنی شعر کی برائی شعر کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ اس کے مضمون کے لحاظ سے قرار دی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں مرفوعاً حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر بمنزلۃ الکلام حسنہ کحسن الکلام وقبیحہ کقبیح الکلام یعنی شعر بمنزلہ کلام کے ہے۔ اچھا شعر اچھے کلام کے مانند اور برا شعر برے کلام کی مانند ہے۔ ایک دوسری حدیث ہے۔

قال رسول اللہ الشعر کلام من کلام العرب جزل

تتکلم بہ فی نوادیھا وتسل بہ الضغائن بینھا۔ یعنی شعر کلام عرب کا ایک بہتر حصہ ہے۔ جس کے ساتھ وہ اپنے مجلسوں میں تکلم کرتے ہیں۔ اور جس کے ذریعہ سے باہمی کینے دور کرتے ہیں۔ دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ ان من الشعر لحکمۃ اگر اسلام کی حمایت و مدافعت شعر کے ذریعہ سے کی جائے۔ یا اس میں ایسے مضامین بیان کئے جائیں۔ جو شریعت کے خلاف نہ ہوں۔ تو یہ سب کچھ جائز ہے اور ایسے اشعار آپ اکثر سنا کرتے اور شاعر سائل کی حاجت روائی فرماتے تھے۔"

(ادب العرب حصہ اول مطبوعہ سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۵۵)

پھر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ جناب رسول مقبول نے بذات خاص کوئی شعر موزوں نہیں کیا۔ تاہم آپ عمدہ اشعار کو پسند فرماتے تھے۔ اور دوسروں سے پڑھوا کر سنتے تھے۔ اگر کوئی شعر پسند آجاتا۔ تو شاعر کو دعائے نیک دیتے۔ چنانچہ نابغہ جعدی کو آپ نے دعا دی تھی۔ لا فض اللہ فاک (تیرے منہ کو شکستگی لاحق نہ ہو) رہی قرآن شریف کی یہ آیت۔ والشعراء یتبعھم الغاوٗن سو یہ شعرائے کافرین کی شان میں ہے۔ جو دیدہ دانستہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور حق کی تردید کرتے ہیں۔ اور جو شعراء مسلمان ہیں اور خدا کی تمجید و توحید اور رسول کی تعریف و توصیف میں شعر کہتے ہیں۔ اور عقائد اسلامیہ کی اپنی اشعار کے ذریعہ سے اشاعت کرتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے الشعراء یتبعھم الغاوٗن کے حکم سے الا الذین آمنوا و عملوا الصلحٰت الخ فرما کر مستثنیٰ کر دیا۔" (ایضاً صفحہ ۲۵۷ تا صفحہ ۲۵۸)

اس بیان کو خصوصاً اس کے خط کشیدہ الفاظ کو ایک طرف رکھیئے اور دوسری طرف زمانہ حال کے علماء کے اس اعتراض پر نگاہ ڈالیئے۔ کہ چونکہ مرزا صاحبؑ نے عربی، فارسی اور اردو وغیرہ زبان میں موزوں کلام کہا ہے۔ اس لئے آپ ماموریت جیسے مقام پر فائز قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف آیت موجود ہے۔ والشعراء یتبعھم الغاوٗن حقیقت میں دیکھا جائے۔ تو علماء کا ایسا اعتراض کرنا عدم علم یا پھر بغض و تعصب کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اگر یہ لوگ احادیث نبوی۔ تاریخ اسلام اور دیگر بزرگان سلف کی کتب سے واقف ہوتے تو انہیں علم ہوتا کہ مقدس شاعری کو اسلام میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ اور ہمارے مسلمان شعراء نے شاعری کے میدان میں اسلام کی کس قدر گراں قدر خدمات بجا لا کر ایک جہاں کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔

کاش! احمدیت کے معاند علماء اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کریں۔ تا انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ قصائد میں جن محاسن اسلام اور محامد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا ہے اُن سے آگاہی ہو سکے۔ اور وہ یہ معلوم کر سکیں۔ کہ ہم بے سوچے سمجھے خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ انسان کی تکذیب پر کمربستہ ہیں

وما علینا الا البلاغ

ہمیں کیا کرنا ہے

ہم دوسرے مسلمانوں کو یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ تم لوگ دعویٰ تو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے سچے عشق کا کرتے ہو۔ لیکن گھروں سے باہر قدم نہیں رکھتے۔ اور کوئی ایسی کوشش نہیں کرتے۔ جس سے اسلام دوسرے ادیان پر غالب آئے۔ مگر کیا ہم میں سے ہر خادم اپنے گھر سے باہر نکل کر "حقیقی اسلام" یا احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ہم میں سے کتنے خادم ہیں۔ جو باقاعدہ اپنے بھائیوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے۔ تو انہیں اس آیت کے مطابق کہ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم۔ کہ کیا لوگوں کو تم نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو۔ مگر خود نیکی نہیں کرتے۔ یہی سوال ہمیں اپنے نفس سے کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ہم خود اسلام کی تقویت کے لئے اور مسلمانوں کو دوسری اقوام پر غالب کرنے کے لئے تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے تو ہم میں اور دوسروں میں پھر کیا فرق ہوا۔ اپنے گریبان میں ہم سب کو منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم احمدیت یعنی "حقیقی اسلام" کے غلبہ کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اور ہمیں کیا کرنا ہے (مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پنڈت عبداللہ صاحب کے لئے اطلاع!

آپ اعلان ہذا کی اشاعت کے بعد تین روز کے اندر اندر فضل عمر ہوسٹل کی ٹک شاپ کو حسب سابق جاری کرنے کے لئے فضل عمر ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔ ورنہ دوکان کسی اور کے حوالے کر دی جائے گی۔ (سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی دو سالہ ترقی پر ایک نظر

خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ کی نشری تقریر

(ذیل میں خواجہ شہاب الدین وزیر امور داخلہ و مہاجرین کی اس تقریر کا متن ہے جو ۲۶ ستمبر ۱۹۴۹ء کی شب ریڈیو پاکستان کراچی سے نشر کی گئی)

بہت دن سے مجھے آپ سے گفتگو کا موقع نہیں ملا۔ میں اس کیلئے مناسب موقعہ کی تلاش میں ہی تھا کہ مجھے حجاز مقدس کا سفر درپیش ہوا۔ چنانچہ آج شب سفر پر روانہ ہونے سے پہلے آپ سے چند باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

پاکستان کو بنے اب دو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور اس مختصر عرصہ میں پاکستان نے زندگی کے مختلف شعبوں میں جو ترقی کی ہے اس پر ہم سب صرف اطمینان کا اظہار ہی نہیں بلکہ شکر بھی کر سکتے ہیں۔ وہ غیر ملکی مبصر اور سیاح جو پاکستان کے قیام کے وقت یہاں موجود تھے اب دو سال کے بعد جو اسے دیکھتے ہیں تو انہیں تعجب ہوتا ہے کہ ہماری حکومت نے اس قلیل مدت میں کیسی مضبوط بنیادیں اور مستقل راہیں اپنے لئے پیدا کی ہیں۔ اس بات کا سب کو علم ہے کہ ظاہری حالات پاکستان کے قیام کے خلاف تھے لیکن قدرت نے ان ناساعد اور ناہموار حالات کے باوجود ہمیں پاکستان جیسی بے بہا نعمت عطا فرمائی۔

پاکستان کی زندگی کی اس مختصر تاریخ اور کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے اکثر ہم ان خاموش کارکنوں کو بھول جاتے ہیں کہ جن کے کندھوں پر حکومت کا بوجھ پڑا تھا۔ میرا اشارہ ان بڑے سے لے کر چھوٹے سرکاری افسروں اور سرکاری ملازموں کی طرف ہے کہ جن کی انتھک کوششوں اور وفادارانہ کاوشوں کی وجہ سے آج حکومت کی مشینری چل رہی ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ تقسیم سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا کی سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا حصہ کس قدر قلیل تھا۔ اگرچہ کاغذ پر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے تناسب مقرر تھا لیکن یہ تناسب اکثر کم درجے کے مسلم ملازمین سے پورا کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان بنا ہے تو ہمارے پاس تجربہ کار عمال موجود نہیں تھے۔ سرکاری دفاتر کو چلانے کے لئے جس ساز و سامان کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی اول تو ہمیں بہت کم ملا تھا اور جو ہمارے حصے میں آیا تھا وہ ابھی تک پاکستان نہیں پہنچا تھا۔ ہمارے دفاتر۔ فرنیچر۔ کاغذ قلم۔ دوات۔ فائلوں ضروری یادداشتوں اور ضروری کتابوں کے بغیر وجود میں آ گئے۔ ہاں صرف ایک جذبہ سرکاری ملازمین کے دل میں ضرور موجود تھا کہ پاکستان ہم نے بہت بڑی قربانیاں دینے کے بعد حاصل کیا ہے اس کے استحکام و بقا کے لئے ہم ہر چیز قربان کر دیں گے۔ حکومت کے ہر فرد نے اس تاریک دور میں کسی صلے یا ترقی کا خیال کئے بغیر دن رات ایک کر دیا۔ حکومت کے عمال میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جن کے عزیز اور قریبی رشتہ دار ابھی تک مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے ایسے حصوں میں تھے جہاں مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا تھا لیکن فرض شناسی اور ادائیگی فرض کا جذبہ دوسری تمام چیزوں پر غالب آ گیا اور ہم فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے ملازمین اور عمال کی بے غرض خدمات کی وجہ سے آج پاکستان کی حکومت کا سر بلند ہے۔

بعض اوقات پبلک ہمارے ان خاموش کام کرنے والوں کی خدمات کا پوری طرح سے اعتراف نہیں کرتی یا بعض لوگ ابھی تک حکومت کے عمال کو بیرونی حکومت کے کل پرزوں کی طرح غیریت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ آج رات میں حکومت کے ان سچے خادموں کی خدمات کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں۔ اور میری درخواست ہے کہ پبلک بھی ان کی مساعی اور کوششوں کی قدر کرے تاکہ ان کی ہمت بڑھے اور انہیں احساس ہو کہ ان کی محنتیں رائگاں نہیں گئیں۔

بعض اوقات حکومت کے افسروں اور کارندوں کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے کچھ تلخ اور ناگوار طریقے بھی اختیار کرنے پڑتے ہیں مگر ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ان کے طرز عمل میں ہمیں درشتی یا سختی کا پہلو نظر آتا ہے تو اس کی یہ وجہ ہرگز نہیں ہے کہ اس سے حکومت کے کارندے لطف اٹھاتے ہیں بلکہ پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے یہ رویہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں پولیس کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے فرائض کی نوعیت ہمیشہ ناگوار ہوتی ہے۔

وزارت امور داخلہ کا تعلق نظم و نسق سے ہے اس لئے اشارتاً میں اس محکمے کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو انسداد رشوت ستانی کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس محکمے کا قائم کرنا ہی میرے نزدیک کافی نہیں ہے کیونکہ جب تک پبلک خود اپنے اخلاق کو بلند نہیں کرے گی صرف پولیس یا حکومت کا دباؤ ہمارے اخلاق کو درست نہیں کر سکتا۔ بلیک مارکیٹ اور رشوت ستانی کے خلاف صرف نفرین کرنے سے ہی کام نہیں چلے گا بلکہ ہمیں اپنی سوسائٹی میں ایسا ماحول پیدا کرنا ہوگا جہاں بلیک مارکیٹ اور رشوت کے لئے کوئی جگہ نہ رہے۔ ہمارے اخلاق کا بلند معیار اور راستی اور دیانت داری کی قدر و قیمت کا اعتراف ہی ہمیں اس مصیبت سے بچا سکتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں سائنس کی سب سے بڑی ایجاد ریڈیو کو جو اہمیت حاصل ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ریڈیو صرف پروپیگنڈا ہی کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ قومی نشوونما کے لئے بھی اس کی طاقت بہترین آلہ بن سکتی ہے۔ قیام پاکستان کے وقت ہمارے پاس صرف تین میڈیم ویو اسٹیشن تھے۔ آج میڈیم ویو اسٹیشنوں میں کراچی کا اضافہ ہو چکا ہے۔ ڈھاکہ میں شارٹ ویو اسٹیشن گذشتہ جنوری سے کام کر رہا ہے اور کراچی میں ایک پچاس کلوواٹ کا شارٹ ویو ٹرانسمیٹر اسٹیشن ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء سے قائم ہو چکا ہے۔ اس نئے ٹرانسمیٹر کے ذریعہ پاکستان کی آواز ہمارے ہمسایہ ملکوں تک ہر روز پہنچتی ہے چنانچہ آج میڈیم ویو پر اردو۔ بنگالی۔ پشتو۔ پنجابی۔ سندھی اور انگریزی زبانوں میں براڈکاسٹ کرنے کے علاوہ ریڈیو پاکستان شارٹ ویو پر ہر روز کراچی سے عربی زبان میں عراق۔ سعودی عربستان۔ ملک شام اور مصر کے لئے پروگرام نشر کرتا ہے۔ فارسی زبان میں ایران اور افغانستان کے لئے براڈکاسٹ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ برمی زبان میں بھی خبریں اور تقریریں ہر روز ریڈیو پاکستان سے نشر کی جاتی ہیں۔ اسلامی ملکوں سے ہمارے تعلقات کو اور مضبوط بنانے کے لئے ریڈیو کا ذریعہ بہترین طریقہ سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ ابھی تک ہم اپنا مطمح نظر حاصل نہیں کر سکے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اس قلیل مدت میں محکمہ نشریات کے توسیعی پروگرام نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور سائنس کی اس ایجاد سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ پاکستان کے حالات سے دوسرے ملکوں کو باخبر رکھنے کے لئے اب تک لنڈن۔ واشنگٹن۔ قاہرہ۔ رنگون۔ سڈنی۔ کابل۔ طہران۔ انقرہ اور دہلی میں ہمارے پریس اتاشی مقرر ہو چکے ہیں کولمبو میں ہمارا اسسٹنٹ پریس اتاشی متعین ہے۔ اس کے علاوہ عنقریب لیک سکسس سنگاپور اور دوسرے مقامات پر بھی ہمارے نمائندے بھیجے جائیں گے۔

پاکستان میں اخبارات نے اپنی اپنی جگہ جو قومی خدمات کی ہیں اس کا سب کو اعتراف ہے۔ ایک نئے ملک کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اخبارات صحافت کا بلند معیار قائم کریں۔ اور قومی جذبات اور تصورات کے صحیح آئینہ دار ہوں۔

اخبارات کے ایڈیٹروں کی کانفرنس نے حال ہی میں اپنے لئے ایک منشور تجویز کیا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری صحافت نے اپنے لئے کس قدر بلند معیار چنا ہے۔ حال ہی میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کا قیام بھی عمل میں آیا ہے جس کی وجہ سے ہماری اپنی قومی ایجنسی خبروں کی ذمہ دار قرار دی گئی ہے۔ اخبارات سے صحیح افادہ حاصل کرنے کے لئے پبلک کو بھی اپنا معیار اونچا کرنا پڑیگا تاکہ سنسنی خیز صحافت کا خاتمہ ہو اور اس کی جگہ سنجیدہ متین اور ذمہ دار صحافت پاکستان میں پھلے اور پھولے۔

آخر میں مجھے کچھ مہاجرین کے متعلق بھی کہنا ہے۔ جیسا کہ میں نے مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں کہا تھا۔ ہمیں یہ دعوی تو نہیں کہ اب مہاجرین کا مسئلہ بالکل ختم ہو گیا ہے۔ لیکن میں اس قدر ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اس مسئلے کے حل کرنے میں حکومت نے کبھی پہلو تہی نہیں کی۔ اگر ہمارا ہمسایہ ملک باہمی معاہدوں کو پس پشت ڈال کر ہندوستان میں مسلمانوں کی جائیداد پر قبضہ شروع نہ کر دیتا تو اس مسئلہ کو حل کرنے میں ہمیں آسانی ہو جاتی۔ ان تمام دقتوں کے باوجود مغربی پنجاب میں ہم مستقل آبادکاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ چند دن ہوئے کہ میں نے چند دیہات میں آبادکاری کا کام خود جا کر دیکھا تھا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ عنقریب مغربی پنجاب میں یہ سکیم مکمل ہو جائیگی۔ سندھ میں آنے والے مہاجرین سے بھی حکومت اسی قسم کی رعایتوں کا وعدہ کر چکی ہے۔ یہاں زمین کی جمع بندیاں تیار ہیں اور جو حقوق کاشتکار مہاجرین کو مغربی پنجاب میں ملے ہیں وہی حقوق سندھ کے مہاجرین کو بھی دیئے جائیں گے۔

ترقی کی یہی حالت آپ کو مشرقی پاکستان میں ہر جگہ نظر آئے گی۔ میں مانتا ہوں کہ مشرقی پاکستان میں غذا کی قلت ابھی تک باقی ہے۔ لیکن حکومت پاکستان اس سے غافل نہیں

محلول خاص ۔۔ مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔ قیمت ایک پونڈ بوتل دس روپے فہرست مفت منگوائیں دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۱۰۶۲: میں ملک محمد افضل ولد ملک زین العابدین صاحب ساکن بھکہ ضلع سرگودھا حال سٹور حوالدار پی۔ اے ایم۔ سی ریکارڈ آفس لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۸۰/۔ اسّی روپے پر ہے۔ لہذا میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد: خاکسار محمد افضل۔ گواہ شد:۔ عمر خطاب مولفا سٹور حوالدار پی اے۔ ایم۔ سی لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ صلاح الدین حوالدار کلرک

وصیت نمبر ۱۱۰۷۲: میں عبدالعزیز ولد دین محمد صاحب قوم شیخ سکونتی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مکان جو کہ ہندوستان میں ہے۔ قیمتی ۶۲۰/۔ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ تیس ۳۵ روپیہ کے قریب ہے۔ میں تازیست۔ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ عبدالعزیز گواہ شد نشان انگوٹھا غلام محمد مہاجر۔

وصیت نمبر ۱۱۳۰۸: میں زہرہ بیگم زوجہ عبدالرزاق صاحب عمر ۲۳ سال شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ بارہ تولہ سونا اور ۵/۔ ماہوار جیب خرچ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور بعد میرے مرنے کے جو مال متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ:۔ زہرہ بیگم گواہ شد حکیم عبدالرزاق: گواہ شد:۔ مبارکہ بیگم اہلیہ چوہدری علی اکبر صاحب ایم۔ اے ڈی آئی آف سکول حلقہ جنوبی ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۰۷۹: میں چوہدری منور علی ولد شیر علی صاحب مرحوم قوم راجپوت۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ الف۔ ایک مکان جو ڈیرہ اسمٰعیل خان محلہ مصطفیٰ اعوان میں واقع ہے۔ جو کہ ہم دو بھائیوں (منور علی خان یوسف علی خان) میں ایک ہمشیرہ بھی مشترک ہے۔ اس مکان کی قیمت اندازاً ۴۰۰۰/۔ روپیہ چار ہزار ہوگی۔ از روئے شریعت میں اپنے حصہ کی مبلغ ۱۶۰/۔ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

۲۔ میری ایک دوکان جو کہ ذاتی ملکیت ہے۔ (منور الیکٹرک ورکس) لورگنج روڈ کوئٹہ بلوچستان میں واقع ہے۔ جس کا اندازہ سرمایہ مبلغ ۳۰۰۰/۔ روپیہ ہوگا۔ میں اس سرمایہ اور دوکان کی ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

(ق) مبلغ ۱۲۰۰/۔ روپیہ (بارہ صد) روپیہ میری ذاتی ملکیت ڈیفنس نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس کی صورت میں جمع ہے۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا کوئی ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

نوٹ:۔ اس وقت میری کوئی ماہوار آمدن نہیں ہے کیونکہ میں قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کر رہا ہوں۔

العبد:۔ چوہدری منور علی: گواہ شد:۔ محمد احمد عارف واقف زندگی۔ گواہ شد ملک صلاح الدین ایم اے درویش دارالمسیح قادیان،

وصیت نمبر ۱۱۲۰۲: میں رابعہ بی بی زوجہ مولوی امام علی صاحب عمر ۱۸ سال بھیرہ محلہ لوہاراں والہ شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ سر دست مجھے اپنے والدین کی طرف سے جیب خرچ اڑھائی روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں اور اس وقت ہمشیرہ صاحبہ کے پاس ملنے کے لئے آئی ہوئی ہوں۔ کہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسی طرح میرے مرنے کے بعد میری کسی قسم کی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ رابعہ بی بی۔ گواہ شد:۔ بشیر الدین احمد بہنوئی موصیہ مذکور گواہ شد:۔ اقبال بیگم ہمشیرہ موصیہ مذکورہ زوجہ بشیر الدین احمد گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

وصیت نمبر ۱۱۲۷۲: میں نذیر احمد ولد روشن دین صاحب عمر ۲۳ سال سکنہ راجہ جنگ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فدوی کی اس وقت کوئی منقولہ غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ فدوی اس وقت مبلغ ۹/۱۴ ماہوار تنخواہ پر گذارہ ہے۔ اس وقت ملازمت ہی پیشہ ہے۔ اس لئے اپنے تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ العبد:۔ نذیر احمد ریڈ وضلعداری محکمہ نہر حال ساکن راجہ جنگ تحصیل قصور ضلع لاہور: گواہ شد:۔ حکیم احمد علی احمدی گواہ شد:۔ محمد عیسیٰ بقلم خود نشان انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۱۳۱۵: میں غلام رسول ولد بڈھے خان صاحب عمر ۴۰ سال سکونتی رجوعہ ڈاکخانہ میانی گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت زمیندارا آمد پر گذارہ ہے۔ جو اس وقت سالانہ ۲۰۰/-/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ غلام رسول ولد بڈھے خان نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ غلام رسول ولد بڈھے خان موصی

ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں

آپ کا چندہ اخبار ختم ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے دس دن کے اندر اندر قیمت اخبار سالانہ ۲۱ روپے ششماہی ۱۱ روپے یا سہ ماہی ۶ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ ورنہ وی پی وصول فرمانے کے لئے تیار رہیں اگر وی۔ پی واپس آگیا۔ تو ہم معذور ہوں گے۔ مینجر

۱۹۸۶۷ چوہدری محمد شفیع صاحب ۱۸/ اکتوبر ۴۹ء
۱۹۹۲۴ سیٹھ عبدالمجید صاحب عاصم ۳۱ ″ ″
۲۰۰۶۰ میاں اللہ دتہ صاحب پورانوالہ ۱۸ ″ ″
۲۰۱۱۰ مرزا اظہر بیگ صاحب ۲۳ ″ ″
۲۰۳۰۳ چوہدری محمود احمد صاحب ۸ ″ ″
۲۰۳۹۱ محمد سہراب خان صاحب ۱۶ ″ ″
۲۰۴۰۵ چوہدری عصمت اللہ صاحب ۳۱ ″ ″
۲۰۴۱۰ نور احمد صاحب ۳۱ ″ ″
۲۰۴۱۴ چوہدری عطاء محمد صاحب ۳۱ ″ ″
۲۰۵۵۰ محکمہ اطلاعات دکن ۳۱ ″ ″
۲۰۶۳۷ سید محمد صادق صاحب ۳۱ ″ ″
۲۰۷۸۸ چوہدری خداداد صاحب ۲۴ ″ ″
۲۰۸۲۶ ملک فیض بخش صاحب ۱۷ ″ ″
۲۰۸۷۸ عبدالرشید صاحب احمدی ۱۷ ″ ″
۲۰۸۹۹ چوہدری نذیر احمد صاحب احمد ۲۲ ″ ″
۲۰۹۱۱ عبدالواحد صاحب ۲۷ ″ ″
۲۱۱۶۷ احمدیہ پروڈیوسن سٹور کراچی ۳ ۱۸ ″ ″
۲۱۲۶۸ سید منور شاہ صاحب ۱۶ ″ ″
۲۱۲۸۴ حوالدار نصیب اللہ خان صاحب ۲۶ ″ ″
۲۱۲۸۵ میاں محمد امین صاحب صراف ۲۶ ″ ″
۲۱۲۹۶ فیض الحسن صاحب کامونکے ۳۰ ″ ″
۲۱۲۹۸ چوہدری عزیز احمد صاحب بشیر آباد ۳۱ ″ ″
۲۱۳۱۶ محمد عبداللہ صاحب دوالمیال ۳۱ ″ ″
۲۱۴۰۰ محمد عبدالستار صاحب کرنڈی ۲۴ ″ ″

۲۱۴۷۱ حکیم سید گلزار محمد صاحب کھاریاں ۱۵/ اکتوبر ۴۹ء
۲۱۵۱۶ مولوی محمد صاحب مدراس ۳۰ ″ ″
۲۱۵۷۹ ایم نور علی صاحب بنگال ۲۶ ″ ″
۲۱۵۸۴ چوہدری دوست محمد صاحب جڑانوالہ ۱۱ ″ ″
۲۱۶۶۹ فیض محمد خانصاحب باڈہ سندھ ۱۷ ″ ″
۲۱۶۷۱ ملک ضیاء الحسن صاحب ۱۷ ″ ″
۲۱۶۷۳ شیخ مظفر احمد صاحب ۱۷ ″ ″
۲۱۶۷۵ ملک عبدالعزیز صاحب ۱۶ ″ ″
۲۱۶۷۹ لفٹیننٹ محمد عبدالخالق صاحب ۱۷ ″ ″
۲۱۶۸۳ ایم غلام محمد صاحب خوشاب ۱۸ ″ ″
۲۱۶۸۴ ایم کرم دین صاحب جہلم ۱۷ ″ ″
۲۱۶۸۸ چوہدری محمد فضل خانصاحب جوہن ۱۸ ″ ″

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارو فین:۔ کونین کا بہترین بدل:۔ ملیریا کا فوری علاج ۱۰۰ ٹکیہ چار روپے فی ٹکیہ تین پیسے:۔ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ پاکستان سے زیادہ روئی خریدیگا

مانچسٹر ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ کے سوت کاتنے والوں کی انجمن کے ڈائریکٹر نے آج یہاں بیان کیا کہ برطانیہ کا خام روئی کا کمیشن پاکستان سے زیادہ روئی خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بشرطیکہ روئی ملجائے۔ انجمن مذکور کے ممبر وہی روئی استعمال کرتے ہیں جو کمیشن درآمد کرتا ہے۔ کمیشن مذکور سرکاری طور پر برطانیہ میں خام روئی درآمد کرتا ہے۔

سر ردلف لیسے نے اسٹار کو تبایا کہ پاکستان کی روئی ہمارے لئے۔ بہت قابل قدر ہے۔ موجودہ حالات میں اسکی قدر و قیمت اور بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ اسکی خریداری کے لئے ڈالر کی ضرورت نہیں ہوتی یہ امریکی روئی کے مقابلہ میں ۳ فاردنگ فی پونڈ سستی ہے۔ اسلئے زیادہ مانگ ہے۔

موجودہ قیمت پر لنکا زیادہ پاکستانی روئی استعمال کرے گا۔ بشرطیکہ وہ میسر آسکی۔ پاکستان کی جتنی روئی ملتی ہے۔ وہ سب خود کھپ جاتی ہے۔ لیکن طویل عرصہ میں مانگ کا یقین قیمت سے ہی ہوتا ہے۔ سر ردلف لیسے نے مزید کہا کہ ایک نئے طریقے کا بہت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا جا رہا ہے اور وہ ہے مشینی طور پر فصل اٹھوانے کا طریقہ جس پر امریکہ میں عمل کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ طریقہ اس قدر کامیاب ہو گیا جتنی امریکہ کے بعض لوگوں کو امید ہے۔ تو اسکی وجہ سے فصل بہت سستی ہو جائے گی، لیکن ایک خرابی ہے اور وہ یہ کہ مشین روئی کے ساتھ پتیاں بھی توڑ لیتی ہے۔ جس سے روئی کی عمدگی میں فرق آجاتا ہے۔ اور اسکی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ کوڑا اور روئی اونٹنے کی مشینوں میں صاف کر دیا جائے اور اگر اسمیں کامیابی ہو گئی تو یہ پاکستان، مصر اور ساتھ ہی ساتھ لنکاشائر کی روئی کی صنعت کے لئے اہم ہو گا۔ (اسٹار)

اسٹرلنگ کی خرید و فروخت کی شرحیں مقرر کر دی گئیں

وزارت مالیات، حکومت پاکستان نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ جو سرکاری گزٹ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا ہے۔ پاکستانی روپیہ کے مقابلہ میں اسٹرلنگ کی خرید و فروخت کی شرحیں مقرر کر دی ہیں۔ دولت پاکستان بنک اپنے کراچی۔ لاہور ڈھاکہ اور چاٹگام کے دفتروں میں ہر مجاز شخص کے ہاتھ عند المطالبہ اسٹرلنگ کی فروخت لندن میں فوری حوالگی کے لئے کم از کم دو شلنگ ۱ $\frac{۲۳}{۶۴}$ پنس فی پاکستانی روپیہ کی شرح پر کرے گا۔

دولت پاکستان بنک اپنے کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ اور چاٹگام کے دفتروں میں ہر مجاز شخص سے عند المطالبہ اسٹرلنگ کی خریداری لندن میں فوری حوالگی کے لئے زیادہ سے زیادہ ۲ شلنگ $\frac{۹}{۶۴}$ ۱ پنس فی پاکستانی روپیہ کی شرح پر کرے گا کسی شخص کو وصول یابی کا حق اسوقت تک نہ ہوگا۔ جب تک بنک کو پورا اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ لندن میں اسٹرلنگ کی ادائیگی ہو گئی ہے۔

شامی پریس کا قانون

دمشق ۲۷ ستمبر۔ حکومت شام نے تین افراد پر مشتمل ایک وزارتی کمیٹی اخباری قانون کے اس سودے کا مطالعہ کرنے کے لئے مقرر کی ہے۔ جو شکری القوا تلی کے دوران حکومت میں پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اور اس وقت سے معرض التوا میں پڑا ہے۔ (اسٹار)

برطانوی پاؤنڈ کی قیمت میں کمی پہ بغداد میں مسرت

بغداد ۲۷ ستمبر۔ بغداد کے اخبارات میں برطانوی پونڈ کی قیمت گھٹنے کی خبروں کو نمایاں جگہ دی گئی ہے "الشعاب" اس خبر کا خیر مقدم کیا ہے اور لکھا ہے ؎

اردن کے وزیر استانبول میں

لندن ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ میں اردن کے وزیر مختار امیر عبد المجید حیدر جو شاہ عبد اللہ کے ساتھ ہسپانیہ میں تھے اب ترکی واپس چلے گئے ہیں۔ ان کے اس ماہ کے اختتام تک برطانیہ واپس آنے کی توقع نہیں ہے۔ (اسٹار)

ارجن ٹائن کی کھانڈ کا نرخ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے ارجنٹائن کی کھانڈ کے تھوک و پرچون نرخ بالترتیب ۳۸-۱-۸ روپے و ۳۹-۲-۸ روپے فی من مقرر کئے ہیں۔ پرچون نرخ فی سیر ۱۵-۸ روپیہ فی سیر ہو گا۔ البتہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی دیہاتی علاقوں کے لئے باربرداری کا واجبی خرچ ان نرخوں کے علاوہ ہو گا

ہندوستان کی عراق کے ساتھ تجارت

بغداد ۲۷ ستمبر نئی دہلی میں عراقی وزیر سے یہاں معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان عراق کے ساتھ ہر قسم کا ایک تجارتی معاہدہ کرنا چاہتا ہے جیسا اس نے مصر کے ساتھ کیا تھا۔ (اسٹار)

پاکستان اور ہندوستان کے ۲۱۳۲۷ حاجی مکہ معظمہ پہنچ گئے

مکہ معظمہ ۲۷ ستمبر اسوقت یہاں تقریباً ۷۰ ہزار حاجی پہنچ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک تہائی سے زیادہ۔ پاکستان اور ہندوستان سے آئے ہیں۔ شیخ عبد اللہ السلیمان نے سلطان ابن سعود کے سامنے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے ۲۱۳۲۷ افراد حج کرنے آئے ہیں۔ مصر سے تقریباً ۱۵ ہزار اور شام و لبنان سوڈان اور یمن سے ۷۴۶۲ افراد اور انڈونیشیا سے ۲۶۸۴ نفوس فریضہ حج ادا کرنے کے لئے آئے ہیں ۲۵ ہزار سے زیادہ افراد بذریعہ ہوائی جہاز آئے۔ تاریخ میں پہلی بار حرم شریف میں نماز فجر اور نماز جمعہ کا ریکارڈ کیا گیا اسکے فلم اور ریکارڈ دنیا بھر میں بھیجے جائیں گے۔ تاکہ وہ مسلمان ان سے فائدہ اٹھا سکیں جو حج نہیں کر سکے ہیں۔

پاکستان کے شہری پچاس سے زائد ہندوستانی روپے نہ لے جائیں

ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں کہ ہندوستان سے پاکستان کو سفر کرنے والے سرحد پر پہنچے تو ان کے پاس پچاس سے زائد جتنے بھی ہندوستانی روپے ہوئے ان سے چھین لئے گئے۔ ایسا ہونے کی خاص وجہ یہ ہے کہ مسافروں کو ان تازہ قوانین کا علم نہیں جو حکومت ہندوستان نے نافذ کئے ہیں اور جن کی رو سے کسی شخص کو پچاس سے زیادہ ہندوستانی روپے ہندوستان سے پاکستان کو لے جانے کی اجازت نہیں ہے عوام کو پریشانی اور مالی نقصان سے بچانے کے لئے ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ جالندھر ان کو اس موقعہ پر آگاہ کرتے ہیں کہ ہندوستان کی سرحد پر پہنچنے سے قبل ان کو اس کا یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ ان کے ہمراہ پچاس سے زیادہ ہندوستانی روپے نہیں ہیں۔ اگر ان کے پاس پچاس سے زائد روپے ہوں تو انہیں چاہیئے۔ کہ جب ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بنکاری کا کاروبار معمول کے مطابق پھر شروع ہو جائے تو اس روپیہ کو بنک ڈرافٹ کے ذریعہ بھیجنے کا انتظام کریں۔ اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو اور انہیں کل روپیہ اپنے ہمراہ ہی لے جانا ہو تو انہیں چاہیئے کہ سرحد پر پہنچ کر کسٹم کے افسران کے روبرو صحیح بیان دیں اور قبل اسکے کہ ان کی تلاشی لی جائے انہیں یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ انہوں نے جو بیان دیا ہے۔ وہ بیانات کے رجسٹر میں باقاعدہ درج ہو گیا ہے۔ جو زائد روپیہ وہ کسٹم افسران کے پاس جمع کریں۔ انہیں اس کی ایک باقاعدہ رسید لینی چاہیئے۔ کیونکہ اسکے ذریعہ بعد میں وہ اس روپیہ کی واپسی کا مطالبہ کر سکیں۔

لبنانی حزب مخالف کے رہنما شمعون ہونگے

بیروت ۲۷ ستمبر۔ لبنانی سیاستدان ایم کمیل شمعون کو بالاتفاق رائے اس کمیٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے جو یہاں مخالف جماعتوں کی "مخلوط" کی نمائندگی کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ نائب صدر ایم کمال جنبلاط منتخب ہوئے ہیں۔ حزب مخالف کی "مخلوط" جماعت کی داخلی دو مالی انجمنوں کو باضابطہ کر لیا گیا ہے۔

لبنانی صدر کے نام ایک یادداشت میں کمیٹی نے لکھا ہے کہ مخالف جماعتوں نے موجودہ پارلیمان کے بارے میں ایک واضح رویہ اختیار کر لیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ حزب مخالف پارلیمان کو بالفعل حیثیت دیتی ہے اور وہ ایک جائز حکومت کے قائم ہونے تک کام کریں گے اس یادداشت پر پانچ مخالف جماعتوں کے دستخط کئے ہیں۔ (اسٹار)

؎ کہ اس سے عراق کو تیل کے معاوضہ میں اضافہ ہو جائے گا۔ اخبار نے لکھا ہے "عراق اور پیٹرول کی ؎

نئے ایرانی قنصل کا تقرر

کراچی ۲۷ ستمبر۔ ایرانی سفارتخانے میں نئے ایرانی قنصل مسٹر زین العابدین خاکسار ہفتہ کے روز یہاں پہنچے وہ یہاں آنے سے قبل بغداد میں اپنے ملک کے ناظم امور تھے۔

محمد حسین مشایخ فریدونی کے بطور تمدنی اتاشی کے تقرر کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ وہ عنقریب یہاں پہنچ جائیں گے۔ (اسٹار)

پرائیویٹ اسکولوں کو امداد

دمشق ۲۷ ستمبر شامی حکومت تعلیم نے ملک کے پرائیویٹ اسکولوں کو تین لاکھ چھتیس ہزار چار سو چھتیس لیرا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رقم میں ان فلسطینی طالب علموں کی فیس بھی شامل ہوں گی جن کو حکومت نے پرائیویٹ اسکولوں میں بھیجا ہے۔ (اسٹار)

؎ کمپنیوں میں جو معاہدہ ابھی گذشتہ دنوں میں ہوا ہے۔ اسمیں یہ اصول طے کیا گیا ہے کہ کمپنی نکالے ہوئے تیل کے ایک ٹن پر چار سونے کے شلنگ ادا کرے شرح میں کمی سے پہلے ان سونے کے شلنگوں کی قیمت دو اسٹرلنگ شلنگ کے برابر تھی۔ (اسٹار)